غزلیں

وزیر آغا

مکتبہ اُردو زبان

urdubooks.mutabiq.org

ضابطہ

حقوق	بحقِ مصنّف محفوظ
طبع	اوّل
ناشر	نُصرت انوار
مطبع	مکتبہ جدید پریس لاہور
سرورق	اسلم کمال
خطاطی	تمکین شیرازی
ماہ وسالِ اشاعت	مئی ۱۹۷۳ء
قیمت	پانچ روپے

مکتبہ اُردو زبان ریلوے روڈ سرگودھا

urdubooks.mutabiq.org

اصغر، انور، جمیل اور سجاد کے نام

کیسے کہوں کہ میں نے کہاں کا سفر کیا
آکاش بے چراغ، زمیں بے لباس تھی
میلوں تلک تھی جھلسی ہوئی دوپہر کی تلاش
سینے میں بند سینکڑوں صدیوں کی پیاس تھی

urdubooks.mutabiq.org

مُصنّف کے دوسرے شعری مجمُوعے

شام اور سائے (نظمیں)

دِن کا زرد پہاڑ (نظمیں اور غزلیں)

urdubooks.mutabiq.org

ترتیب

نردبان	وزیر آغا	۹
دن ڈھل چکا تھا اور پرندہ سفر میں تھا		۱۳
جو ہو سکے تو تماشہ نہ یہ دکھا مجھ کو		۱۵
نکلے سفر پہ ہم تو قمر ہم رکاب تھا		۱۷
وہ کہ تھا چشمۂ صفا کی طرح		۱۹
چھوٹا ترا نگر تو ہم اپنے نگر گئے		۲۱
کیا لمس تھا کہ سارا بدن جگمگا گیا		۲۳
جبینِ سنگ پہ لکھا مرا فسانہ گیا		۲۵
بارش ہوئی تو دھل کے سبکسار ہو گئے		۲۷
کب سے ہے تیری کھوج میں اے صبحِ بے نشاں		۲۹
کس کس سے نہ وہ لپٹ رہا تھا		۳۱
بادل برس کے کھل گیا رُت مہرباں ہوئی		۳۳

urdubooks.mutabiq.org

وہ پھول ہے تو اپنی ہی خوشبو میں تر رہے ۳۵

فقط اِک سانس اپنی ہم نوا ہے ۳۷

گِر کر چٹا میں دِن کی سُلگنے لگی ہے شام ۳۹

کیا حادثہ ہوا کہ بکھرنے لگی ہے شام ۴۱

کبھی کانٹوں پہ موتی بو گئے ہو ۴۳

منظر تھا راکھ اور طبیعت اداس تھی ۴۵

شب کٹ چکی تھی اور سحر کا پتا نہ تھا ۴۷

چھینٹا سا اوس کا مجھے بیدار کر گیا ۴۹

پتے کہ زیورات تھے اُس شاخسار کے ۵۱

مانا کہ تیز آگ کی حِدّت ہوا میں ہے ۵۳

ہے سچ اگر کہ رنگوں کا طوفان ٹل گیا ۵۵

کبھی کبھی وہ نظر مجھ سے بھی ملاتا ہے ۵۷

ترے جہاں میں کوئی پرفشاں نہیں ملتا ۵۹

دھار سی تازہ لہو کی شبنم افشانی میں ہے ۶۱

آیا وہ تیرے پاس جو خود سے جُدا ہوا ۶۳

شبِ سیاہ میں جس طرح کاہکشاں آباد ۶۵

مانا ستارے شب کے سدا جگمگائیں گے ۶۷

قالو ہی ہیں گر وقت کا رہوار نہیں ہے ۶۹

بیتی باتوں سے مجھے بہلا نہیں ۷۱

urdubooks.mutabiq.org

وہ کون تھا جو خون کے دھارے میں بہہ گیا	۷۳
رات کے سیپ سے جب درد رہا ہوتا ہے	۷۵
ستم ہَوا کا اگر تیرے تن کو راس نہیں	۷۷
آندھی کے چابکوں سے ہرے پات جھڑ گئے	۷۹
مرے راستے میں جو پتھر پڑا ہے	۸۱
تُو گم پڑا ہے اپنے خیالوں کی دھُول میں	۸۳
صُورت سے آشنا تھا مگر جانتا نہ تھا	۸۵
چمن میں آکے عجب اپنے دل کا حال ہُوا	۸۷
بادل چھٹے تو رات کا ہر زخم وا ہوا	۸۹
وہ دن کہاں کہ ریت کے اندھے غبار میں	۹۱
گر ہم سے نہیں یہ گفتگو ہے	۹۳
آنکھ میں تیری اگر صحرا نہیں	۹۵
مٹی اُڑی تو پھُولتی سرسوں کا دم گھُٹا	۹۷
پہلا ہی گرم لُو کا تھپیڑا نہ سہہ سکی	۹۹
روک کر خوشبُو نے میرا راستہ مجھ سے کہا	۱۰۱
دھُوپ کے ساتھ گیا ساتھ نبھانے والا	۱۰۳

urdubooks.mutabiq.org

اِک بار ہم نے پار کیا چُپ کا ریگ زار
پھر عُمر بھر اَٹے رہے لفظوں کی دھُول میں

urdubooks.mutabiq.org

نردبان!

شاعر کی ذات کئی منزلہ عمارت کی طرح ہے۔ اگر اس کے ہاں ذوقِ جستجو اور جذبۂ سیاحت کی معمولی سی رمق بھی موجود ہے تو وہ عمرِ عزیز اس عمارت کی محض ایک منزل میں رہ کر بسر نہیں کرے گا۔ بقولِ غالبؔ ــــ "اقامت جاودانی ہے اور اُسی ایک نیک بخت کے ساتھ زندگانی ہے۔ اِس تصور سے جی گھبراتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے" مصیبت یہ ہے کہ اکثر شاعر ساری زندگی ایک ہی منزل کی کھڑکی میں بیٹھ کر گزار دیتے ہیں۔ نہ ان کا جی گھبراتا ہے نہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ممکن ہے یہ بات وفاداری بشرطِ استواری کے مقولے کے تابع ہو مگر وفاداری سے اگر شخصیت اور کلام کے زنگ آلود ہونے کا شمہ بھر بھی احتمال ہو تو پھر شاعر کو لازم ہے کہ وہ چند روز کے لیے سہی، نقلِ مکانی ضرور کر جائے۔

urdubooks.mutabiq.org

میرا قصّہ یہ ہے کہ میں نے اپنی ادبی زندگی کا معتدبہ حصّہ نظم کی معیت میں گزارا اور یہ آج سے صرف چند برس پہلے کا واقعہ ہے کہ میں سنجیدگی سے غزل کی طرف متوجّہ ہوا۔ گویا میں نے ایک طویل مدّت عمارت کی زیریں منزل میں بسر کی ہے۔ اس منزل سے مجھے ہمیشہ بڑا لگاؤ محسوس ہوا۔ ایک تو اس لئے کہ اس کی ساری کھڑکیاں گلی میں کھُلتی تھیں اور میں اپنے قریب سے گزرتے ہوئے قدموں کی چاپ کو سُن سکتا تھا۔ دوسرے اس منزل میں رہتے ہوئے مجھے زمین کی باس اور گلی کے شور سے بھی تعارف حاصل ہوتا تھا۔ تیسرے میں یہاں طائرانہ نظر کے بجائے تجزیاتی عمل میں بآسانی مُبتلا ہو سکتا تھا۔ پھر یہاں آزادی کی یہ صورت بھی تھی کہ میں محض ایک قدم بڑھا کر گلی میں اُتر سکتا تھا اور پھر گلیوں گلیوں سارے شہر میں گھوم سکتا تھا۔ اس منزل نے مجھے ہمیشہ انبوہ میں تنہائی کا احساس بخشا جس سے انفرادیت کو جِلا ملی اور مجھے محسوس ہوا کہ میں سینۂ ارض پر بغیر کسی بیساکھی کے کھڑا ہوں۔ مگر کیسی بھی اچھی صورت حال کیوں نہ ہو، اگر وہ زیادہ عرصہ تک قائم رہے تو بلائے جان بن جاتی ہے۔ چنانچہ دل میں یہ آرزو چٹکیاں لینے لگی کہ کھُلی فضا میں لمبے لمبے سانس لینے کے لئے عمارت کی بالائی منزل کی یاترا کرنی چاہیئے۔ میرے لئے یہ منزل شجرِ ممنوعہ تو نہیں تھی لیکن اُفتادِ طبع کے باعث میں زیریں منزل میں زیادہ عافیت محسوس کرتا تھا۔ پھر ایک روز جب سیاحت کے جذبے نے زور پکڑا اور مجھے دم گھُٹنے کا احساس کچھ زیادہ ہی شدّت سے ہُوا تو میں ایک لمحۂ اضطراب میں زیریں منزل کو خیرباد کہہ کر بالائی منزل میں آگیا اور یہاں آتے ہی مجھے یوں لگا جیسے ساری کائنات ہی تبدیل ہو گئی ہے۔

عجیب منظر تھا! شہر کے سارے مکان زمین میں دھنس گئے تھے اور اِن کے

urdubooks.mutabiq.org

مکین بونے نظر آرہے تھے۔ آسمان اب ایک جھکی ہوئی ٹین کی چھت نہیں تھا بلکہ ایک وسیع کینوس کی طرح دُور دُور تک پھیل گیا تھا۔ چاروں طرف زمین و آسمان گلے مل رہے تھے۔ دُور دیس کے پہاڑ ایک سرمئی لکیر کی طرح نمودار ہو گئے تھے اور کھیتوں کا لامتناہی سلسلہ انگنت سلوٹوں میں تبدیل ہو گیا تھا۔ تب اچانک وہ سارا شہر جو مکانوں اور گلیوں میں منقسم ہونے کے باعث مجھے کبھی پوری طرح نظر نہیں آیا تھا، ایک فردِ واحد کی طرح دکھائی دیا۔ چھوٹی چھوٹی خوشیوں اور دُکھوں نے میرے دِل میں چھپی ہوئی اجتماعی خوشیوں اور دُکھوں کے لئے جگہ خالی کر دی۔ مجھے محسوس ہوا جیسے میں کوئی تنہا اور الگ تھلگ ہستی نہیں۔ جیسے اگر میں ایک فرد ہوں تو سارا معاشرہ میرے دِل میں کُلبلا رہا ہے اور اگر میں بیج ہوں تو سارا درخت مجھ میں سمایا ہوا ہے۔ چنانچہ اب میں منقطع یا منحرف نہیں بلکہ متحد اور مجتمع تھا۔ اب مجھے محسوس ہوا کہ میری آواز صدا بصحرا نہیں بلکہ صدائے جرس ہے۔ غزل کے دیار کی یہ سیاحت مجھے ہمیشہ یاد رہے گی کہ یہاں آکر میں نے بلندی پر سے چاروں طرف نظر دوڑائی اور اجتماعی زاویے سے زندگی کو دیکھنے کی سعادت حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔

بالائی منزل میں ایک یہ نقص ضرور ہے کہ آپ اس کی کھڑکی سے باہر آکر چند ثانیوں کے لئے ہوا میں معلق تو رہ سکتے ہیں لیکن بسلامت گلی میں اُتر نہیں سکتے اور میں بحیثیت فرد ہمیشہ کھڑکی سے باہر کی طرف کُودتا رہا ہوں۔ اس لئے اب میں شاید زیادہ دیر اس منزل میں قیام پذیر نہ رہ سکوں اور یا تو زیریں منزل کو لوٹ جاؤں یا چندے کسی اور منزل میں قیام کرنے کے لئے رُک جاؤں تاہم جو عرصہ میں نے اس بالائی منزل میں گزارا ہے وہ میرے لئے ایک نادر و نایاب تجربہ ہے اور میں اسے کبھی فراموش نہیں کر سکوں گا۔

وزیر آغا

سرگودھا۔ ۱۸ اپریل ۱۹۷۳ء

urdubooks.mutabiq.org

○

دِن ڈھل چُکا تھا اور پرندہ سفر میں تھا
سارا لہُو بدن کا رَواں مُشتِ پَر میں تھا

حدِّ افق پہ شام تھی خیمہ میں منتظر
آنسُو کا اِک پہاڑ سا حائل نظر میں تھا

جاتے کہاں کہ رات کی باہیں تھیں مُشتعِل
چُھپتے کہاں کہ سارا جہاں اپنے گھر میں تھا

urdubooks.mutabiq.org

لو وہ بھی خشک ریت کے ٹیلے میں ڈھل گیا
کل تک جو ایک کوہِ گراں رہگذر میں تھا

اُترا تھا وحشی چڑیوں کا لشکر زمین پر
پھر اِک بھی سبز پات نہ سارے نگر میں تھا

پاگل سی اِک صدا کسی اُجڑے مکاں میں تھی
کھڑکی میں اِک چراغ بھری دوپہر میں تھا

اُس کا بدن تھا خون کی حدت سے شعلہ وش
سورج کا اِک گلاب سا طشتِ سحر میں تھا

urdubooks.mutabiq.org

○

جو ہو سکے تو تماشا نہ یہ دِکھا مجھ کو
ترا ہی رُوپ نظر آئے جا بجا مجھ کو

کبھی تو کوئی فلک سے اُتر کے پاس آئے
کبھی تو ڈسنے سے باز آئے فاصلہ مجھ کو

تلاش کرتے ہو پھُولوں میں کیسے پاگل ہو
اُڑا کے لے بھی گئی صُبح کی ہَوا مجھ کو

urdubooks.mutabiq.org

کِسے خبر کہ صدا کس طرف سے آئے گی
کہاں سے آ کے اُٹھائے گا قافلہ مجھُ کو

تھا میرا نقشِ قدم ہی مرے تعاقب میں
وگرنہ لاکھ بُلاتی تری صدا مجھُ کو

سمیٹتا رہا خُود کو مَیں عُمر بھر لیکن
بکھیرتا رہا شبنم کا سِلسلہ مجھُ کو

گھُلی جو رات کی خوشبُو تو سازشی جاگے
دہکتی آنکھوں نے گھیرے میں لے لیا مجھُ کو

ٹھہر سکی نہ اگر چاندنی تو کیا غم ہے
یہی بہت ہے کہ تُو یاد آ گیا مجھُ کو

urdubooks.mutabiq.org

○

نکلے سفر پہ ہم تو قمر ہم رکاب تھا
پھر صبح تک رفاقتِ شب کا عذاب تھا

دیکھا تو اِک خفیف سی لرزش لبوں پہ تھی
پلکوں کے ساتھ چپکا ہوا کوئی خواب تھا

یہ بھی نہیں کہ تیری نظر مہرباں نہ تھی
تارا مرے نصیب کا زیرِ عتاب تھا

urdubooks.mutabiq.org

پڑھتے تھے صُبح و شام اُسے بار بار ہم
جیسے زمانہ ایک مقدّس کتاب تھا

یہ اور بات دُھل نہ سکا آئینہ ترا
برسا وگرنہ ابرِ کرم بے حساب تھا

دیکھا جو ریگ زارِ قمر سے تو میرا گھر
آبِ رواں پہ بہتا ہوا اِک گلاب تھا

مَیں قید تیری آنکھ کی پُتلی میں تھا ابھی
تُو پار کر چُکا نگہہِ آفتاب تھا

میرے دُکھی سوال کا اُس شام تیرے پاس
بھیگی ہوئی نظر کے سِوا کیا جواب تھا

کر وہ زمانہ یاد کہ تھی آنکھ میں حیا
مابین دوستوں کے ابھی کچھ حجاب تھا

urdubooks.mutabiq.org

○

وہ کہ تھا چشمۂ صفا کی طرح
کل مِلا مجھ کو زخمِ پا کی طرح

کون زندہ ہے اِس اندھیرے میں
اِک سِسکتی ہوئی صدا کی طرح

زنگ آلود گھر کا سنّاٹا،
اور مَیں —— چیختی ہَوا کی طرح!

urdubooks.mutabiq.org

دوستی پتھروں سے مَیں نے کی
شام کی نرم دِل گھٹا کی طرح

تیز ناخن ہیں تیرے دُشمن کے
اَور تُو ـــــ پھُول سی قبا کی طرح

بستروں میں دبک گئے تارے
چاند نِکلا کِسی بلا کی طرح

چاندنی گر پڑی درختوں پر
جاں بلب آخری دُعا کی طرح

بے ستوں ہے یہ گُنبدِ افلاک
تیری پھُولی ہوئی اَنا کی طرح

urdubooks.mutabiq.org

○

چھُوٹا ترا نگر تو ھم اپنے نگر گئے
گہرے سمندروں کی تہوں میں اُتر گئے

شاید کہ تُو نے کھول دی مُٹھّی بھری ہوئی
طَشتِ فلک میں نقرئی سِکّے بکھر گئے

ہونٹوں کے سیپ سُوکھے پڑے ہیں تو غم نہیں
آنکھوں کے خُشک تال تو پانی سے بھر گئے

urdubooks.mutabiq.org

جھونکے نے بڑھ کے پیڑ کو چھیڑا تو دفعتاً
اُڑتے ہوئے فضا میں پرندوں کے پَر گئے

کہنے لگا کہ میں نے تمہیں کتنا دُکھ دیا
سپنے تمہارے چھین لئے سب، سحر گئے

اَے آفتاب! آئینہ تیرا اگر ہے صاف
بتلا مجھے کہاں وہ مرے ہم سفر گئے؟

خود سے کہا کہ سایہ نہیں وہ ہے ساتھ ساتھ
یوں ہم ہَوا میں اُڑتے ہوئے اپنے گھر گئے

urdubooks.mutabiq.org

○

کیا لمس تھا کہ سارا بدن جگمگا گیا
پردے اُٹھے، نقاب ہٹے، فاصلہ گیا

پھر ایک دِن ہَوا نے کہا: مَیں تو تھک گئی
خوشبُو کا بوجھ میری کمر کو جُھکا گیا

ٹھہرو کہ آئینوں پہ ابھی گرد ہے جمی
سینوں کا سارا زہر نگاہوں میں آ گیا

urdubooks.mutabiq.org

کرتے ہو انتظار عبث اتنا جان لو
لَوٹے گا اب تو شام ہی کو صُبح کا گیا

بننے لگیں گے پھر سے نشانِ قدم اگر
جھونکا ہَوا کا گرد بچھا کر چلا گیا

اِک شبنمیں لباس میں بھیگی پڑی تھی صبح
منظر کسی کی آنکھ کا منظر دکھا گیا

کون اب لکھے گا شام کے ماتھے پہ تیرا نام
سُورج تو تیرا نام بجُھا کر چلا گیا

urdubooks.mutabiq.org

جبینِ سنگ پہ لکھّا مرا فسانہ گیا
مَیں رہگُذر تھا مجُھے رَوند کر زمانہ گیا

نقاب اوڑھ کے آئے تھے رات کے قزّاق
پگھلتی شام سے سب دھُوپ کا خزانہ گیا

کِسے خبر وہ روانہ بھی ہو سکا کہ نہیں
تمہارے شہر سے جب اُس کا آب و دانہ گیا

urdubooks.mutabiq.org

وہ چل دیا تو نگاہوں سے کد، دِلوں سے غرور
لبوں سے زہر، ہواؤں سے تازیانہ گیا

یہ جانتا ہُوں کہ تُو نے لیا تھا روک اُسے
مگر وہ آتشیں آنسُو تجھے جلا نہ گیا؟

مَیں ایک ڈولتا ساگر مجھے اُٹھاتا کون
گھٹا اُٹھا کے چلی تھی مگر چلا نہ گیا

کہاں گیا مَیں بچھڑ کر کِسے خبر ہوگی
جو ایک بار یہاں سے ہوا روانہ، گیا

urdubooks.mutabiq.org

○

بارش ہُوئی تو دُھل کے سُبکسار ہو گئے
آندھی چلی تو ریت کی دیوار ہو گئے

رہوارِ شب کے ساتھ چلے جو پیادہ پا
وہ لوگ خُود بھی صُورتِ رہوار ہو گئے

سوچا یہ تھا کہ ہم بھی بنائیں گے اُس کا نقش
دیکھا اُسے تو نقش بہ دیوار ہو گئے

urdubooks.mutabiq.org

قدموں کے سیلِ تُند سے اب راستہ بناؤ
نقشوں کے سب رواج تو بے کار ہو گئے

لازم نہیں کہ تُم سے ہی پہنچے ہمیں گزند
خود ہم بھی اپنے دَر پے آزار ہو گئے

پھُوٹی سحر تو چھینٹے اُڑے دُور دُور تک
چہرے تمام شہر کے گُلنار ہو گئے

urdubooks.mutabiq.org

○

کب سے ہے تیری کھوج میں اے صبحِ بے نشاں
بے چہرہ ساعتوں کا تھکا ہارا کارواں ،

خود سے ہی باندھ لو کوئی پیمانِ دوستی
ڈھونڈو گے اِس سفر میں کوئی ہم سفر کہاں

آنکھیں کروں میں بند تو ڈستی ہے تیرگی
دیکھوں تو چُبھنے لگتی ہیں خوابوں کی کرچیاں

urdubooks.mutabiq.org

آیا نسیمِ صُبح کی صُورت وہ شہر میں
کھِلنے لگیں اُداس مکانوں کی کھڑکیاں

مانا کہ تا اَبد نہیں جائے گی اُس کی باس
لیکن وہ پھُول ایسا بدن آئے تو یہاں

جب پَو پھٹی تو کہنے لگی اوس کی رِدَا
سب چل دیئے گھروں کو مگر جاؤں میں کہاں؟

نِکلے تری تلاش میں ہم کچّی برف پر
ہیڑی کے ساتھ بنتے گئے پاؤں کے نشاں

urdubooks.mutabiq.org

○

کِس کِس سے نہ وہ لپٹ رہا تھا
پاگل تھا، یُونہی چمٹ رہا تھا

دِن رات گزر رہے تھے ایسے
مَیں جیسے وَرق اُلٹ رہا تھا

ساگر میں نہیں تھی مَوج اِک بھی
ساحل تھا کہ پھر بھی کٹ رہا تھا

urdubooks.mutabiq.org

مَیں بھی تو جھپٹ رہا تھا خُود پر
جب میرا اثاثہ بَٹ رَہا تھا

دیکھا تو نظر تھی اُس کی جَل تھَل
مشکیزۂ اَبر پھَٹ رَہا تھا

قسمت ہی میں روشنی نہیں تھی
بادل تو کبھی کا چھَٹ رہا تھا

نشّہ تھا چڑھاؤ پر سحرِ دم
پیمانۂ عُمر گھَٹ رہا تھا

urdubooks.mutabiq.org

○

بادل برس کے کُھل گیا رُت مہرباں ہوئی
بوڑھی زمیں نے تن کے کہا: میں جواں ہوئی

مکڑی نے پہلے جال بُنا میرے گرد، پھر
مونس بنی، رفیق بنی، پاسباں ہوئی

شب کی رکاب تھام کے وہ یُوں ہوئی جُدا
دِن چڑھتے چڑھتے بسری ہوئی داستاں ہوئی

urdubooks.mutabiq.org

کرتے ہو اب تلاش ستاروں کو خاک پر
جیسے زمیں، زمیں نہ ہوئی آسماں ہوئی

چھاؤں کا ایسا قحط پڑا اس برس کہ دھوپ
ہر سوکھتے شجر کے لئے سائباں ہوئی

گیلی ہوا کے لمس میں کچھ تھا وگرنہ کب
کلیوں کی باس گلیوں کے اندر رواں ہوئی

آنا ہے گر تو آؤ کہ چلنے لگی ہوا،
کشتی سمندروں میں کھلا بادباں ہوئی

بدلا زمانہ ایسا کہ ہونٹوں پہ تیرے بات
آئی ابھی نہیں تھی کہ وردِ زباں ہوئی

urdubooks.mutabiq.org

○

وہ پھول ہے تو اپنی ہی خوشبو میں تر رہے
بے وجہ کیوں ہوا کی طرح در بدر رہے

تُو بھی غلط نہیں ہے مگر اس قدر بتا
اپنے سوا وہ اور کا کیوں ہم سفر رہے

اُلجھے وہ تیرگی سے، ڈرے اپنے آپ سے
کہنے کو چاندنی کی ردا اوڑھ کر رہے

urdubooks.mutabiq.org

آواز کے بھنور میں گراؤ تو چُپ رہے
چُپ کی گپھا میں لاؤ تو وہ بول کر رہے

سر سے اُتارے برف کی دستار کس طرح
بُوڑھے سے اِک پہاڑ کی صُورت اگر رہے

جُز گرد کاٹنات نہیں کچھ تو کیا اُسے
اِس گرد میں خراب وہ کیوں عمر بھر رہے

ہر لمحہ جیسے اوک لبالب بھری ہوئی
اور دِل تمام عُمر یُونہی بے خبر رہے؟

urdubooks.mutabiq.org

○

فقط اِک سانس اپنی ہم نوا ہے
وگرنہ کون باقی رہ گیا ہے

خفا مُدّت سے ہے آواز تیری
ٹپکتی آنکھ میری لب کُشا ہے

کہاں جاؤں کہ سب جانب ہیں آنکھیں
مرا تن جن سے چھلنی ہو گیا ہے

urdubooks.mutabiq.org

وہ رُت جب لوٹ کر آئی تو دیکھا
مکیں غائب، مکاں خالی پڑا ہے

ستاروں کے جلے کھیتوں میں کون اب
جُھکی پلکوں سے موتی چُن رہا ہے؟

خبر اخبار میں، پھر جگ ہنسائی
یہ کیسی موت کوئی مر گیا ہے!

چلو اپنی بھی جانب اب چلیں ہم
یہ رستہ دیر سے سُونا پڑا ہے

urdubooks.mutabiq.org

○

کہتے ہو تم کہ خود میں سمٹنے لگی ہے شام
بھیگے پروں کے ساتھ جھپٹنے لگی ہے شام

آنسو، ستارے، جگنو، لرزتے ہوئے چراغ
لاکھوں چمکتی کرچوں میں بٹنے لگی ہے شام

صدیوں کے اِک سفر سے جو لوٹی تو بے طلب
میری سیہ قبا میں سمٹنے لگی ہے شام

urdubooks.mutabiq.org

شاید مری طلب سے وہ نا آشنا نہیں
کانٹا سا بن کے تن سے چبھنے لگی ہے شام

کاسہ سے آفتاب کے بھر کر لہُو کا جام
دامانِ آسماں پہ اُلٹنے لگی ہے شام

urdubooks.mutabiq.org

○

کیا حادثہ ہوا کہ بکھرنے لگی ہے شام
بہروپ خشک پھول کا بھرنے لگی ہے شام

سورج کی گرم مٹھی سے نکلی تھی اور اب
کس کی گداز گود میں گرنے لگی ہے شام

ماتھے پہ دن کے زخم سا دیکھا تو دوڑ کر
اس زخم کے شگاف کو بھرنے لگی ہے شام

urdubooks.mutabiq.org

ہر ہر قدم پہ میری طرف مُڑ کے دیکھتی
زینے سے پتھروں کے اُترنے لگی ہے شام

آگے ہو جیسے قُلزمِ تاریک کا سفر
کشتی میں پاؤں دھرتے ہی ڈرنے لگی ہے شام

آدھے قمر کے سامنے تاروں کے رُوبرُو
پھر وعدہ لَوٹ آنے کا کرنے لگی ہے شام

urdubooks.mutabiq.org

○

کبھی کانٹوں پہ موتی بو گئے ہو
کبھی چُپ چاپ مٹّی ہو گئے ہو

گھنے جنگل میں گم رستہ ہُوا ہے
بھری محفل میں تنہا ہو گئے ہو

سُنو تم صُبح کی دستک کا نغمہ
کہاں تاریکیوں میں کھو گئے ہو

urdubooks.mutabiq.org

کرن تو ہر بُنِ مُو سے اُڑی ہے
تمہیں بے دست و پا سے ہو گئے ہو

زمانے کی نہ لائے تاب تم بھی
گرا کر اپنی پلکیں سو گئے ہو

ہزاروں بار پہلے بھی گرے تم
مگر اِس بار پتھر ہو گئے ہو

urdubooks.mutabiq.org

○

منظر تھا راکھ اور طبیعت اُداس تھی
ہر چند تیری یاد مرے آس پاس تھی

میلوں تلک تھی جھلسی ہوئی دوپہر کی تاش
سینے میں بند سینکڑوں صدیوں کی پیاس تھی

اُٹھے نہا کے شعلوں میں اپنے تو یہ کھلا
دونوں جہاں میں پھیلی ہوئی تیری باس تھی

urdubooks.mutabiq.org

کیسے کہوں کہ مَیں نے کہاں کا سفر کیا
آکاش بے چراغ، زمیں بے لباس تھی

غم تھا نہ سازگار تو پھر سوچ کس لئے
کالے سمندروں کی تھکن مجھ کو راس تھی

اب دھُول میں اَٹے ہوئے رستوں پہ ہے سفر
وہ دِن گئے کہ قدموں تلے نرم گھاس تھی!

urdubooks.mutabiq.org

○

شب کٹ چکی تھی اور سحر کا پتا نہ تھا
ہونے میں اور نہ ہونے میں، کچھ فاصلہ نہ تھا

جھکنے لگا تھا شہر کا مینار اور ہم
ایسے ڈرے کہ قدموں تلے راستہ نہ تھا

آواز میں مٹھاس بھی تھی اشتعال بھی
ساگر بجھے دلوں کا مگر ڈولتا نہ تھا

urdubooks.mutabiq.org

تُو کب تھا کُلبلاتے ہوئے اُس ہجوم میں
پتّھر اُٹھا کے تُو تو مجھے مارتا نہ تھا

وہ دِن بھی تھے کہ ساری زمیں ریگ زار تھی
یہ خار دار بول کوئی بولتا نہ تھا

جھونکے سے بھی ہَوا کے ہیں اب ٹُوٹنے لگا
وہ دِن کہاں کہ جُھکتا تھا میں ٹُوٹتا نہ تھا

urdubooks.mutabiq.org

○

چھینٹا سا اوس کا مجھے بیدار کر گیا
سارے گھروندے خواب کے مسمار کر گیا

چڑیوں کا شور سُن کے طبیعت چہک اُٹھی
باتوں کا زہر جسم کو بیمار کر گیا

آنکھیں اُداس، چہرے کی رنگت اڑی ہُوئی
کیا حال میرا صبح کا اخبار کر گیا

urdubooks.mutabiq.org

کب سے ہے تُو سفر میں مگر اس قدر بتا
طے کتنا فاصلہ ترا رہوار کر گیا؟

اُفتاد جب پڑی تو وہ مضبوط دلِ عُقاب
ایسا ڈرا کہ ساتوں فلک پار کر گیا

بادل سے بھی نہ ختم ہُوا دُکھ کا سلسلہ
وہ غم گُسار کوششِ بسیار کر گیا

تھا میں ہی چیخنے پہ مُصر ورنہ قفلِ غم
کس در کو ایک پل میں نہ دیوار کر گیا

میں نے یہ کب کہا تھا کہ آ دوستی کریں
وہ سنگ دل تو ایسے ہی انکار کر گیا

خُود تو چلا گیا کہ اُسے کام تھے بہت
مجھ کو سپُردِ پنجۂ اغیار کر گیا

urdubooks.mutabiq.org

○

پتّے کہ زیورات تھے اُس شاخسار کے
ایسی چلی ہوا کہ ہوئے رہگزار کے

رُک رُک کے بج رہی تھیں شگوفوں کی جھانجھنیں
ڈر ڈر کے آ رہے تھے پرندے بہار کے

جائیں گے ہم بھی خواب کے اُس شہر کی طرف
ناؤ پلٹ تو آئے مُسافر اُتار کے

urdubooks.mutabiq.org

کس کے جلو میں آئی سحر کچھ خبر نہیں
جز یہ کہ ہر طرف تھے شگوفے انار کے

تالی بجا کے تُو نے اُڑائے بہت مگر
زخمی پرند اُڑ نہ سکے خستہ ڈار کے

آنگن کی راکھ ریشمیں آنچل میں بس گئی
جُوڑے کے ساتھ سُوکھ گئے پھول پیار کے

زینے سے آفتاب کے اُتری سفید دھُوپ
کپڑے زمیں پہ بچھ گئے اُس بانکی نار کے

urdubooks.mutabiq.org

مانا کہ تیز آگ کی حدت ہوا میں ہے
لیکن وہ ایک برف کی سِل جو قبا میں ہے

مَیں جانتا ہُوں لوہے کی زنجیر تُو نہیں
جھنکار سب کی سب مری آوازِ پا میں ہے

سینے کے بند سیپ میں اک راز تھا سو آج
پلکوں سے ٹوٹتی ہوئی مدھم صدا میں ہے

urdubooks.mutabiq.org

وہ لمحہ جس نے روک لیا تھا اُسے کبھی
ٹھہرا ہوا وہ لمحہ ابھی تک خلا میں ہے

کیسے اُڑوں کہ خاک نہیں چھوڑتی مجھے
کیوں کر رُکوں کہ تازہ لہُو دست و پا میں ہے

جی چاہتا ہے نذر کروں آج پھر تجھے
وہ پَر شکستہ گُل کہ دلِ نا رَسا میں ہے

ہر چند تیرا رنگ ہے پھُولوں میں جا بجا
رفتار میری موجۂ بادِ صبا میں ہے

urdubooks.mutabiq.org

○

ہے سچ اگر کہ رنگوں کا طوفان ٹل گیا
گالوں پہ تیرے کون یہ سُرخی سی مَل گیا

اِک سِل تھی برف کی کہ سدا روبرُو رہی
کہسار گرد ہو گئے لوہا پگھل گیا

چھن بھر کو چاندنی کی رِدا نے چھُوا مجھے
نفرت سے ماہتاب کا چہرہ بدل گیا

urdubooks.mutabiq.org

دِن کو رہا میں اپنے ہی سائے سے بدگُماں
شب آگئی تو اپنے ہی سائے میں ڈھل گیا

بادل کو دیکھتے ہی لگی تن بدن میں آگ
جب تک پھوار آئے بھرا شہر جل گیا

چلتا رہا ہوں اپنی ہی جانب تمام عُمر
تُو نے غلط کہا کہ میں گھر سے نِکل گیا

گھبرا کے میں نے دیکھا تھا اُڑتے پرند کو
تُو سوچنے لگا کہ مرا دِل مچل گیا

urdubooks.mutabiq.org

○

کبھی کبھی وہ نظر مجھ سے بھی مِلا تا ہے
وگر نہ اپنی ہی آنکھوں کے دُکھ اُٹھاتا ہے

چلے بھی آؤ کہ سب روگ اب تمام ہوئے
خود اپنا بوجھ کہاں تک کوئی اُٹھاتا ہے

وہ تشنگی ہے کہ دُکھتے ہیں میرے ہونٹ اگر
پلک سے اوس کا قطرہ ہمک کے آتا ہے

urdubooks.mutabiq.org

تُو نا سمجھ تھا کہ دہلیز تک چلا آیا
زمانہ اب تجھے بازار میں بُلاتا ہے

ہوں خُشک ریت کا صحرا تو میری خاطر کیوں
سنہری بجرے خیالات کے بہاتا ہے؟

نشانِ میل کی صُورت ہوں رہگزر کے قریں
یہ کارواں مجھے چھُو کر گزرتا جاتا ہے

میں روشنی کی طرح ہوں ہر اک جگہ موجُود
یہ دیکھتا ہُوں تُو خود کو کہاں چھُپاتا ہے؟

urdubooks.mutabiq.org

○

ترے جہاں میں کوئی پَرفشاں نہیں مِلتا
کہیں بھی لکّۂ ابرِ رَواں نہیں مِلتا

چمکتے تاروں کا وہ ازدحام ہے کہ مجھے
تلاش کرنے پہ بھی آسماں نہیں مِلتا

پلک اُٹھاؤ تو نیلے سمندروں کا خروش
پلک گراؤ تو کچھ بھی یہاں نہیں مِلتا

urdubooks.mutabiq.org

ہَوا چلی تو چہکنے لگے لبوں کے پرند،
ہَوا رُکی تو کوئی مہرباں نہیں مِلتا

یہ کیا کہ آنکھوں کے پَٹ تو کُھلے ہیں اور کہیں
ترے وجُود کا نام و نِشاں نہیں مِلتا

جو آ کے میرا ہی منظر مجھے دِکھا جائے
وہ یارِ مخلص و نامہرباں نہیں مِلتا

سجا کے آنکھ میں آنسُو نہ اِس قدر اِترا
بھرے جہاں میں یہ گوہر کہاں نہیں مِلتا

urdubooks.mutabiq.org

○

دھار سی تازہ لہو کی شبنم افشانی میں ہے
صبح دم بھیگی ہوئی پلکوں کی تابانی میں ہے

آنکھ ہے لبریز جیسے رو پڑے گا تو ابھی
جیسے ذلت کا مداوا آنکھ کے پانی میں ہے

میں نہیں ہارا تو میرے حوصلے کی داد دے
اِک نیا عزمِ سفر اس خستہ سامانی میں ہے

urdubooks.mutabiq.org

بے ثمر، بے رنگ موسم برف کی صُورت سفید
اور دِل اُمڈے ہوئے رنگوں کی طُغیانی میں ہے

آگ ہے سینے میں تیرے موجزن تو یاد رکھ
شمع سی روشن اندھیرے گھر کی ویرانی میں ہے

انگنت رنگوں کے پَر بکھرے پڑے ہیں ہر طرف
وقت کا گھائل پرندہ پھر سے جولانی میں ہے

کس گھنے جنگل میں جا کر اب چھُپیں اہلِ وطن
آنکھ سی اُبھری ہوئی سُورج کی پیشانی میں ہے

urdubooks.mutabiq.org

○

آیا وہ تیرے پاس جو خُود سے جُدا ہُوا
چہرہ سا اِک لگا کے ترا ہم نوا ہُوا

وہ برگِ سبز جس کو اُڑا لے گیا تھا تُو
ڈھونڈا تو مِل گیا مجھے بَن میں پڑا ہُوا

شبنم سے اپنی پلکوں کو اتنا بھگو کہ مَیں
سوچوں کہ ایک سُوکھا شجر پھر ہرا ہُوا

urdubooks.mutabiq.org

اُوپر بجھے ستاروں کی بکھری ہوئی تھی راکھ
نیچے گھنے درختوں کا جنگل جلا ہُوا

میری طرف نگاہ اُٹھا اور غور کر
کب سے ہوں تیری راہ کا پتھر بنا ہُوا

آواز کے بھنور میں مجھے مت گرا کہ میں
کرنوں کا جال توڑ کے کل ہی رہا ہُوا

کرنا پڑے گا اپنے ہی سائے میں اب قیام
چاروں طرف ہے دھوپ کا صحرا بچھا ہُوا

urdubooks.mutabiq.org

○

شبِ سیاہ میں جس طرح کاہکشاں آباد
سَدا رہے یہ تیری شامِ دوستاں آباد

عجیب رنگ ہے اب کے خروشِ دریا کا
ہے سطحِ آب پہ اِک شہرِ بے نشاں آباد

کُھلے کواڑ ہیں آنکھوں کے اور سناٹا
کبھی تو تم بھی کرو یہ حسیں مکاں آباد

urdubooks.mutabiq.org

ہیں جانتا ہوں کہ پہلے کِھلا تھا عرش پہ تو
پھر اُس کے بعد کیا تُو نے یہ جہاں آباد

بنائے تو نے ستاروں سے گھر ہزاروں بار
مگر ہوا نہ کبھی تجھ سے آسماں آباد

اُڑی جو گرد تو اس خاک داں کو پہچانا
کھُلا کہ خاک سے تھا سارا خاک داں آباد

چلو کہ ہم بھی شفق زار میں کہیں بیٹھیں
چلو کہ ہم بھی کریں شامِ خستگاں آباد

urdubooks.mutabiq.org

○

مانا ستارے شب کے سدا جگمگائیں گے
بھڑکی چتا سحر کی تو کیا جل نہ جائیں گے؟

اُجلی ہوا میں ہم نے دیا ہے پروں کو کھول
اب جس طرف بہے گی ہوا بہتے جائیں گے

آنکھوں میں صف دُکھوں کی بچھانے کا فائدہ
ہم نے ترا فریب نہ کھایا نہ کھائیں گے

urdubooks.mutabiq.org

میری قبا بھی دے نہ سکے گی تجھے پناہ
جب بادلوں کے اسپ سیہ فام آئیں گے

دہلیز بھی عبور نہ کر پائے جو کبھی ،
کیسے وہ اب پہاڑ کے اُس پار جائیں گے؟

ہے شرط چشمہ پھوٹ کے نکلے زمین سے
لاکھوں پرند پیاس بجھانے کو آئیں گے

چھٹکی جو چاندنی تو چٹخنے لگیں گے ہم
اور گفتگو کے پھول سحر تک کھلائیں گے

urdubooks.mutabiq.org

○

قائد ہی میں گر وقت کا رہوار نہیں ہے
میں کیسے کہوں راستہ ہموار نہیں ہے

سر پر نہیں شمشیرِ برہنہ کی طرح دھوپ
یا قدموں تلے سلسلۂ خار نہیں ہے؟

آواز تو آتی ہے مگر رُک نہیں پاتی
کیا شہر میں تیرے کوئی دیوار نہیں ہے؟

urdubooks.mutabiq.org

مَیں بھی تو مُصر ہوں کہ ہَوا بن کے اُڑوں میں
اور پھُول کی خُوشبو کو بھی انکار نہیں ہے

مانوس نہیں تُم سے رہا ہو گا وگرنہ ،
پالے ہُوئے پنچھی کی یہ چہکار نہیں ہے

کیسے نظر آئے مُجھے صُورت وہ شناسا
دریا بھی تو اب آئینہ بردار نہیں ہے

مانا کہ سبھی اہلِ زمانہ ہوئے بیمار
ہے تُجھ کو یقیں آپ تو بیمار نہیں ہے

urdubooks.mutabiq.org

○

بیتی باتوں سے مجھے بہلا نہیں
اے زمانے! لَوٹ کر اَب آ نہیں

ہم وَرَق چاندی کے — اے پاگل ہَوا
بھُول کر بھی ہم سے تُو ٹکرا نہیں

چل پڑے تو کٹ ہی جائے گا سفر
اے مری آوازِ پا گھبرا نہیں

urdubooks.mutabiq.org

مُٹھیاں بھر بھر کے بے دردی سے تُو
اپنی خاکستر کو یُوں بکھرا نہیں

چھیڑ مت جانے کا قصّہ بار بار
کہکشاں کی رہگزر دِکھلا نہیں

رات بھر کہتا رہا جُگنُو سے مَیں
ٹھوکریں یُوں ہر قدم پر کھا نہیں

رو اگر مرغوب ہے رونا تجھے
آنکھ سے چنگاریاں برسا نہیں

urdubooks.mutabiq.org

○

وہ کون تھا جو خُون کے دھارے میں بہہ گیا
زخموں کی ایک باڑ سی چہرے پہ سہہ گیا

مُجھ کو نہ روک میری نظر منزلوں پہ ہے
خُود کو اُٹھا کہ تُو مرے قدموں میں رہ گیا

ریگِ رواں سے پھُوٹ کے نکلے کنول ہزار
جاتے ہوئے وہ بات عجب مُجھ سے کہہ گیا

urdubooks.mutabiq.org

پتھر کا وہ مکاں کہ تجھے جس پہ ناز تھا
شبنم کی ایک بوند گری اور بہہ گیا

موتی بنا تو ڈوب گیا اُس نگاہ میں
ذرّہ بنا تو وقت کا ہر وار سہہ گیا

urdubooks.mutabiq.org

○

رات کے سیپ سے جب ڈر رہا ہوتا ہے
صبح دم سینکڑوں پلکوں پہ سجا ہوتا ہے

زخم دروازہ نہیں ہے کہ مقفل کر لیں
زخم ہر حال میں آغوش کشا ہوتا ہے

وہ کبھی نیلا سمندر ہے کبھی سبز زمیں
کبھی موجوں کبھی پھولوں میں گھرا ہوتا ہے

urdubooks.mutabiq.org

ہم نے خود دیکھے ہیں آواز کے اُڑتے ہوئے رنگ
کوئی آنسو اُسے جب چھیڑ رہا ہوتا ہے

گرد اُڑتی ہے تو اَٹ جاتے ہیں اشجار تمام
اوس گرتی ہے تو اِک حشر بپا ہوتا ہے

روگ پھر روگ ہے پتھر کو بھی لگ سکتا ہے
درد دِل میں کبھی تیرے بھی بتا ہوتا ہے!

کم نہیں کرب کی لہروں کا تناؤ لیکن
چاند نِکلے تو یہ طوفان سوا ہوتا ہے

urdubooks.mutabiq.org

ستم ہوا کہ اگر تیرے تن کو راس نہیں
کہاں سے لاؤں وہ جھونکا جو میرے پاس نہیں

پگھل چکا ہوں تمازت میں آفتاب کی میں
مرا وجود بھی اب میرے آس پاس نہیں

مرے نصیب میں کب تھی برہنگی اپنی
ملی وہ مجھ کو تمنّا کہ بے لباس نہیں

urdubooks.mutabiq.org

کِسے خبر کہ کہاں چھوڑ کر چلی جائے
صبا کے چال چلن سے تُو رُوشناس نہیں

کُھلا پڑا ہُوں ہوا میں کتاب کی صُورت
وہی پڑھے مجھے آکر جو ناسپاس نہیں

لہُو کے ساتھ گئی تن بدن کی سب چہکار
چُھبن کرن میں نہیں ہے کلی میں باس نہیں

urdubooks.mutabiq.org

○

آندھی کے چابکوں سے ہرے پات جھڑ گئے
جو بچ گئے وہ آپ ہی شاخوں پہ سڑ گئے

کیا قہر ہے کہ پہلے لکھو خود لہو سے نام
پھر چیخ کر کہو کہ بھرے گھر اُجڑ گئے

میلا ہوا فلک تو چمکنے لگی ہوا
ساگر کے رُخ پہ کتنے شکن اور پڑ گئے

urdubooks.mutabiq.org

آخر پلٹ کے شام نے دیکھا مری طرف
کرنوں کے تیر میری ہتھیلی میں گڑ گئے

سُننا پڑی جو اُس کو مری داستانِ غم
عارض کی سِل پہ کتنے نگینے سے جڑ گئے

urdubooks.mutabiq.org

○

مرے راستے میں جو پتھر پڑا ہے
نگینے کی صورت زمیں میں جڑا ہے

یہ کیا ہو گیا ہے کہ میرا ہی سایہ
میرے جسم سے کٹ کے اوندھا پڑا ہے

جدھر دیکھتا ہے ہوا رُو برو ہے
یہ دِل زرد پتے کی صورت کھڑا ہے

urdubooks.mutabiq.org

اندھیرے کی گلیاں بہت تنگ دِل ہیں
اُجالے کا میدان کِتنا بڑا ہے

وہی رہ نوَردی وہی رُوسیاہی
وہی اِک مُسافر کہ ضِد پر اَڑا ہے

کبھی اپنے اندر رہا قید برسوں
کبھی مُدّتوں آسماں سے لڑا ہے

لُڑھکتے ہُوئے پتھروں کو بتاؤ
ہمالہ جہاں تھا وہیں پر کھڑا ہے

urdubooks.mutabiq.org

○

تُو گُم پڑا ہے اپنے خیالوں کی دھُول میں
مَیں کیوں تجھے تلاش کروں پھُول پھُول میں

آئی تھی اِک صدا کہ چلے آؤ ـــــ اور میں
صحرا عبور کر گیا شوقِ فضُول میں

جھپٹے وہ مجھ پہ تول کے گُندے ہزار بار
خود کو لہُو لہان کیا اپنی بھُول میں

urdubooks.mutabiq.org

آئے تو ہو مگر نہ قریب آؤ اس طرح
موتی سجا کے لاؤ نگاہِ ملول میں

اِک بار ہم نے پار کیا چُپ کا ریگزار
پھر عمر بھر اَٹے رہے لفظوں کی دھُول میں

urdubooks.mutabiq.org

○

صُورت سے آشنا تھا مگر جانتا نہ تھا
پہچان کر بھی مجھ کو وہ پہچانتا نہ تھا

مر جائے گی ہوا مجھے اس کا گماں نہ تھا
تھک جائے گی صدا میرا جی مانتا نہ تھا

آخر اُسی نے تجھ پہ نچھاور کیا لہُو
وہ شخص جس کو اپنا تو گردانتا نہ تھا

urdubooks.mutabiq.org

وہ دِن بھی یاد کر کہ بھرے شہر میں یہاں
تیرے سوا کوئی بھی تجھے جانتا نہ تھا

مَیں خوش کہ مِل سکا تجھے اِک اجنبی کی طرح
تُو مطمئن کہ میں تجھے پہچانتا نہ تھا

urdubooks.mutabiq.org

○

چمن میں آکے عجب اپنے دِل کا حال ہُوا
نئی رُتوں کا تماشہ بھی اِک وبال ہُوا

ترا کمال تو یہ تھا کہ آنکھ لَو دیتی
جلے چراغ بُجھانا ترا کمال ہُوا

بَٹے گا خشک جزیروں میں ایک دِن وہ بھی
مِلن تمہارا ہمارا اگر محال ہُوا!

urdubooks.mutabiq.org

وہی ہے ساعتِ مُردہ وہی در و دیوار
بُرے دِنوں کو گئے آج پُورا سال ہُوا

کرن کی نوک سے کٹنے لگا تمام بدن
سنہری دھوُپ میں آکر یہ اپنا حال ہُوا

سفر کا رُخ ہے تمہاری طرف وگرنہ مجُھے
پلٹ کے جانا کبھی باعثِ ملال ہُوا

ہٹاؤ رات کا قصّہ، سحر کی بات کریں
وہ چشمِ صُبح کھُلی، مُنہ شفق کا لال ہُوا

urdubooks.mutabiq.org

○

بادل چھٹے تو رات کا ہر زخم وا ہُوا
آنسو ذرا رُکے تھے کہ محشر بپا ہُوا

سُوکھی زمیں پہ بکھری ہوئی چند پتّیاں
کچھ تو بتا نگارِ چمن تجھ کو کیا ہُوا

ایسے بڑھے کہ منزلیں رستے میں بچھ گئیں
ایسے گئے کہ پھر نہ کبھی لَوٹنا ہُوا

urdubooks.mutabiq.org

اے جُستجو! کہاں گئے وہ حوصلے ترے
کِس دشت میں خراب ترا قافلہ ہُوا

پہنچے پسِ خیال تو دیکھا کہ ریت پر
اک پھُول کی طرح تھا وہ خیمہ کِھلا ہُوا

آئی شبِ سیہ تو دیئے جِھلمِلا اُٹھے
تھا روشنی میں شہر ہمارا بجُھا ہُوا

urdubooks.mutabiq.org

○

وہ دِن کہاں کہ ریت کے اندھے غُبار میں
تُم رُک گئے تھے میرے دلِ سوگوار میں

بکھرا پڑا تھا سارے چمن میں مِرا بدن
تُو نے پرو لیا کِسے پھُولوں کے ہار میں

اِک ایک کر کے بجھتی گئیں مشعلیں تمام
اب تیلیاں جلاتے پھرو تیرہ غار میں

urdubooks.mutabiq.org

آندھی کے پنکھ پھیل گئے آسمان پر
اِک ریگ زار بچھنے لگا لالہ زار میں

تُم گود سے زمین کی اُترے تو ہو مگر
کھیلو گے ساتھ کس کے خلا کے غُبار میں؟

دیکھا تو خزُاں میں لتھڑے پڑے تھے شجر تمام
نیزے گڑے ہوئے تھے ہر اِک شاخسار میں

جاؤ گے اب کہاں کہ زمانہ ہی رُک گیا
دیکھو غُبار تھم سا گیا رہگزار میں

urdubooks.mutabiq.org

○

گر ہم سے نہیں یہ گفتگو ہے
کیوں روئے سخن ہماری سُو ہے

مت اُس سے اُلجھ کہ وہ بھی آخر
پہنچے گا وہیں جہاں کہ تُو ہے

مَیں کیسے کروں تلاش تجھ کو
چہروں کا ہجُوم رُو برو ہے

urdubooks.mutabiq.org

بنجر ہے اگر پہاڑ یکسر
آئی یہ کہاں سے آبِ جُو ہے؟

اے میری دُکھی صدا ذرا سُن!
آواز سی کیا یہ سُو بہ سُو ہے!

بستی ہے کہ اِک گھنا سا جنگل
جنگل ہے کہ شہرِ تُند خُو ہے

دھن اپنا لُٹائے رات بھر وہ
شبنم کی اسی میں آبرُو ہے

تجھ سا بھی کوئی تو ہوگا آخر
مجھ ایسا اگر وہ ہُو بہُو ہے

urdubooks.mutabiq.org

○

آنکھ میں تیری اگر صحرا نہیں
حال پر میرے تُو کیوں رویا نہیں

جانتا ہوں صُبح کا تارا ہے تُو
میری خاطر تُو کبھی جاگا نہیں

دستکیں ہی دستکیں ہیں ہر طرف
آدمی اِک بھی نظر آتا نہیں

urdubooks.mutabiq.org

مَیں صدا دُوں اور تُو آواز دے
اِس بھری دُنیا میں ممکن کیا نہیں

ہے ترے اندر ترا ہم شکل قید
وہ جسے تُو نے کبھی دیکھا نہیں

رو رہا ہوں ایک مُدّت سے مگر
آنکھ سے آنسُو کوئی ٹپکا نہیں

urdubooks.mutabiq.org

مِٹی اُڑی تو پھُولتی سرسوں کا دَم گھُٹا
شبنم گری تو سبز درختوں کا دَم گھُٹا

بھیگی ہوئی نگاہ سے دیکھا تو کیا نہ تھا
چلمن اُتر گئی تو مکانوں کا دم گھُٹا

آواز دی تو ساتوں فلک جُھک کے آ گئے
لب سی لئے تو دونوں جہانوں کا دَم گھُٹا

urdubooks.mutabiq.org

دیکھا تو سارا دشت ہی اِک لالہ زار تھا
خوشبو گھنی تھی اتنی ہواؤں کا دَم گھُٹا

تُو ہی بتا کہ کیسے ہوا رَت جگا تمام
اور کیسے شب کے پنچھی کی چیخوں کا دَم گھُٹا

urdubooks.mutabiq.org

○

پہلا ہی گرم لُو کا تھپیڑا نہ سہہ سکی
کہنے کو کشتِ دِل تھی ازل سے ہری بھری

پھر ہے تجھے تلاش اُسی ایک شخص کی
کترا کے جس سے مثلِ صبا تُو نے راہ لی

دیوار گر نہیں ہے تو چادر ہی اوڑھ لے
ننگے بدن کی ڈھال تو کاغذ کی ہے بنی

urdubooks.mutabiq.org

جنگل کی سمت آئے ہو صحرا کو چھوڑ کر
گھر کا یہ راستہ تمہیں بھولا نہ تھا کبھی؟

ہوتا ہے ذکر گلیوں میں اب آسمان کا
اندھوں کے بند شہر میں کیسی ہوا چلی

جھونکوں نے تار تار کیا پَو پھٹے کا خواب
کن پاگلوں کے ہاتھ ہماری قبا لگی؟

وہ عہدِ ابر و باد تو موسم کا کھیل تھا
نکلا جو آفتاب تو گرمی بہت پڑی

urdubooks.mutabiq.org

○

روک کر خُوشبو نے میرا راستہ مُجھ سے کہا
اے ہوا کے سرد جھونکے چھوڑ کر مُجھ کو نہ جا

لڑکھڑاتے، کانپتے لفظوں میں تُو نے بات کی
کھو دیا تُو نے کہاں سیلِ رواں آواز کا

دِل زدوں کا امتحاں لیتی رہی زنجیرِ صُبح
کاروانِ شب کا لیکن سِلسلہ جاری رہا

urdubooks.mutabiq.org

گرم گُفتاری سے میری موم تو پانی ہوا
آنکھ سے تیری مگر پگھلا نہ دریا برف کا

کیا خبر تھی تُو بھی سیّارہ بنے گا ایک دِن
ایک ہی مرکز سے ہو گا تیرا میرا سِلسلہ

دَر پہ اُس کے دستکیں تھیں مضطرب لیکن وہ شخص
اپنی ہی آواز کے آہنگ میں کھویا رہا

شام کے کھیتوں میں ننگے پاؤں چلنا چاہیئے
ہر طرف پھُولوں کا سونا ہے یہاں بِکھرا ہُوا

urdubooks.mutabiq.org

○

دھوپ کے ساتھ گیا ساتھ نبھانے والا
اب کہاں آئے گا وہ لوٹ کے آنے والا

ریت پر چھوڑ گیا نقش ہزاروں اپنے
کسی پاگل کی طرح نقش مٹانے والا

خشک شاخیں کبھی ایسے تو نہیں چیختی ہیں
کون آیا ہے پرندوں کو ڈرانے والا؟

urdubooks.mutabiq.org

عارضِ شام کی سُرخی نے کیا فاش اُسے
پردۂ ابر میں تھا آگ لگانے والا

سفرِ شب کا تقاضا ہے ترے ساتھ رہوں
دشت پُر ہَول ہے طوفان ہے آنے والا

مُجھ کو در پردہ سُناتا رہا قصّہ اپنا
اگلے وقتوں کی حکایات سُنانے والا

شبنمیں گھاس، گھنے پھُول، لرزتی کرنیں
کون آیا ہے خزانوں کو لُٹانے والا!

اب تو آرام کریں سوچتی آنکھیں میری
رات کا آخری تارا بھی ہے جانے والا

urdubooks.mutabiq.org